THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

غربت کا انسداد اور اسلامی فلاحی ریاست (تعلیمات اسلامی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ)

POVERTY ALLEVIATION AND ISLAMIC WELFARE STATE (AN ANALYTICAL STUDY ACCORDING TO ISLAMIC TEACHINGS)

1. Atiqullah

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

Email: atiqullah3619@gmail.com

ORCID ID:

http://orcid.org/0000-0001-6170-0674

2. Ruqia Bano

Lecturer, Department of Islamic Studies & Comparitive Religions, The Women University Multan.

Email: ruqia.6089@wum.edu.pk

ORCID ID:

http://orcid.org/0000-0002-4380-3546

To cite this article:
Atiq Ullah, and Ruqia Bano. "POVERTY ALLEVIATION AND ISLAMIC WELFARE STATE (An Analytical Study According to Islamic Teachings)." *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 6, No. 2 (December 18, 2020): 1–19.

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue11urduar1
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/ issue11urduar1
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2020-12-18

غربت کا انسداد اور اسلامی فلاحی ریاست (تعلیمات اسلامی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ)

POVERTY ALLEVIATION AND ISLAMIC WELFARE STATE (AN ANALYTICAL STUDY ACCORDING TO ISLAMIC TEACHINGS)

Atiqullah, Ruqia Bano

ABSTRACT:

Poverty is a dangerous social problem which puts man under trial dissuading him from his religion and compromising his dignity and character. It is a potential threat to the peace and stability of society. Islam has enjoined upon the state as well as community to share the responsibility of eliminating poverty from society. The Quran and the Sunnah identify the ways and means by which this responsibility should be carried out. The economic philosophy of Islamic aims, in the first place, to eliminate poverty by providing the basic human needs, narrowing the gap between the rich and the poor, and developing the resources of the earth for the welfare of human beings for whom everything in heaven and earth is made subservient. Within the boundaries of its economic philosophy. Islam has contrived many ways to care the problem of poverty. Some of these are responsibility of the Islamic welfare state, others are to be fulfilled by the society and some are shared obligation of both Islamic welfare state and society.

KEYWORDS: Poverty, Welfare *State,* Alleviation, zakat o ushr

کلیدی الفاظ: غربت، اسلامی فلاحی ریاست، فقر وفاقہ، زکوٰۃ وعشر.

موضوع کا تعارف:

غربت ایک انسانی اور عالمی مسئلہ ہے اور اکیسویں صدی میں بھی یہ مسئلہ پریشان کن صورت حال میں موجود ہے، پر دین اور مذہب نے اس حوالے سے کم یا زیادہ رہنمائی دے کر اس مسئلے سے نمٹنے کا حل پیش کیا ہے، دنیا کے دو معروف معاشی نظام (سوشلزم اور سرمایہ دارانہ نظام) اکیسویں صدی میں بھی غربت کے مسئلے کا کوئی خاطر خواہ اور

عملی حل پیش نہیں کر سکے، اس تناظر میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے اسلامی فلاحی ریاست کو غربت کے خاتمہ کے لئے زکوٰۃ و عشر کا جو نظام دیا تھا اگر آج اسے اپنایا جائے تو اسلامی ممالک سے غربت کے خاتمہ کا امکان کس حد تک ممکن ہے؟ سب سے پہلے ریاست اسلامی ریاست اور فلاحی ریاست کی اصطلاحات کو واضح کیا جاتا ہے۔

ریاست کا اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح میں "ریاست" متعدد افراد کے ایسے اجتماع کا نام ہے جو مستقل طور پر کسی مخصوص علاقہ پر قابض ہو، بیرونی دباؤ سے آزاد ہو، ان کی ایک ایسی منظم حکومت ہو جس کی اطاعت عادتاً تمام افراد کرتے ہوں۔ یہ فطری اور ناگزیر ادارہ ہے۔[1]

ریاست کا اصطلاحی تصور بعض اوقات سیاست، امانت، حکومت (حاکمیت) ولایت، ملک، ملوکیت، سلطنت اور مملکت وغیرہ کے مفہوم کے ساتھ ملتبس ہو کر قدرے مبہم بھی ہو جاتا ہے۔[2] ابوالحسن علی بن محمد الماوردی کی "الاحکام السلطانیہ فی الولایات الدینیہ"[3] قاضی ابو یعلی محمد بن الحسین الفراء الحنبلی کی "الاحکام السلطانیہ"[4] امام تقی الدین ابوالعباس احمد ابن تیمیہ کی "السیاستہ الشرعیتہ فی اصلاح الراعی والرعیہ"[5] عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون کا "مقدمہ ابن خلدون"[6] شاہ ولی اللہ دہلوی کی "حجۃ اللہ البالغہ"[7] اور "ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا"[8] شاہ عبدالعزیز کی "تحفہ اثنا عشریہ

---

1. Qurashi, Muhammad Siddique, Kashaf istalahat -e- siyasat, Muqtaderah qomi zuban Islamabad 1986, 575/2.

2. Urdu encyclopedia of Islam, Punjab university Lahore, 1973, 416/1.

3 Al-Mawardi, Abu al-hassan Ali bin Muhamad, Al-ahkam al-sultaniyya, Fassol fil imamat, translated by molana Muhammad Ibrahim, Idara Islamiat Lahore, 1988.

4. Abu Yaala Muhammad bin al-hussain al-Fraa al-hanbali, Al-ahkam al-sultaniyya, Fassol fil imamat, publishers al-kutub al-islam, 2-Sheesh mahal road Lahore Pakistan.

5. Ibne Tameyya, Taqi-ul-din Abul Abbas Ahmad, Alsiyasat ul shareeya fi islahi alrae wal raeeya, chapter:01 Al-wlayat, Dar ul fikr Beirut Lebanon.

6. Ibne khuldon Abdul Rehman bin Muhammad, Muqadmah, Translated by Sad Hassan Khan, Noor Muhammad khan tejarat kutub Krarachi Chapter: 03 fasal 26, p196.

"[9]اور شاہ اسماعیل شہید کی "رسالہ در منصب امامت "[10]میں ریاست کے سلسلے میں امامت اور خلافت کی اصطلاحیں استعمال ہوئی ہیں ان تمام تصریحات کے تناظر میں حکومت، امامت اور خلافت کی اصطلاح کو ریاست کے متبادل قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی ریاست:

جدید مفکرین میں سے سید ابوالاعلیٰ مودودی اسلامی ریاست کی تعریف کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں "وہی ریاست حقیقت میں اسلامی ہو سکتی ہے جو خدا کی حاکمیت تسلیم کرلے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی شریعت کو قانون برتر اور اولین ماخذ قوانین مانے اور حدود اللہ کے اندر رہ کر کام کرنے کی پابند ہو اس ریاست میں اقتدار کی اصل غرض خدا کے احکام کا اجراء اور اس کی رضا کے مطابق برائیوں کا استیصال اور بھلائیوں کا ارتقاء ہے۔"[11]

فلاحی ریاست:

فلاحی ریاست کی تعریف یہ کی گئی ہے:

"ایسی ریاست جس کی حکمت عملی کا مقصود عامۃ الناس کی فلاح و بہبود ہو اور اقتصادی خوش حالی سے ہم کنار ہو تا کہ وہ معیاری اور باعزت زندگی بسر کر سکیں۔"[12]

اسلامی ریاست کی یہ خوبی ہے کہ وہ ایک فلاحی اور خادم خلق ریاست ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے تمام باشندوں کی بلا تفریق رنگ، نسل، جنس، عقیدہ، بنیادی ضروریات کی فراہمی اور آزادی کی زمانت دے۔ غربت بد امنی، بے روزگاری، ظلم، کرپشن اور فحاشی و عریانی کا قلع قمع کرے۔ اس کے لیے ضروری کہ ہر شخص اپنی جائز

---

[7].Wali-ullah shah, hujat ullah al baliga, translatd by Khalil Ahmad Maqbool academy Lahore, chapter: 19, p: 57.

[8] .Wali ullah shah, Ezalatul khafa un khilafatil khulafa, Quran mahal molvi musafir khana Karachi 30/1

[9] Abdul- aziz shah, Tohfa Isna Ashriya bab khilafat.

[10] Ismaeel Shaheed, shah, Mansab-e-Imamat, gosha adab chowk Anar kali Lahore,
1955.

[11] Mawdudi Abdul Ala seyid, Islami Riyasat Islamic Publishers Lahore 1987, P 494-495.

[12] Qurashi Muhammad Siddique, Kashaf istalahat –e- siyasat, Muqtaderah qomi zuban Islamabad 1986, 579/2.

ضرورتوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ریاست اور دوسرے محروم انسانوں کے حقوق بھی ادا کرے۔اسی غرض سے ہر صاحب نصاب مسلمان پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

"وفی اموالھم حق للسائل والمحروم"[13]

"ان کے مالوں میں سائل اور محروم افراد کا حق ہے"

یہ حق حکومت کو وصول کرنا ہے اور سائل و محروم افراد تک پہنچانا ہے اسلامی فلاحی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ معذور، محتاج، اپاہج، مجبور اور رزق سے محروم افراد کی کفالت کا بندوبست کرے۔

اسلامی ریاست کے ذرائع آمدن میں زکوٰۃ، خراج، جزیہ، فئی، وقف، صدقات، خمس، ضرائب اور کراءالارض شامل ہیں۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلامی فلاحی ریاست زکوٰۃ و عشر کے ذریعے جو کہ اس کا سب سے اہم اور بڑا ذریعہ آمدن ہے غربت کا انسداد کس طرح کرتی ہے؟

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم:

زکوٰۃ کے معنی ہیں طہارت اور نمو کے۔[14] یہ ضمیر کی اس پاکیزگی سے عبارت ہے جو حقِ واجب کی ادائیگی کے بعد حاصل ہوتی ہے۔یہ قلب کی صفائی کا نام ہے جو حبِ ذات اور حرص و بخل ایسے طبیعی خصائص سے بلند و بے نیاز ہونے پر میسر آتی ہے۔مال ہر ایک کو عزیز ہوتا ہے اور اپنی ملکیت ہر ایک کو محبوب ہوتی ہے۔اسی (زکوٰۃ) میں اس مال کی جلا مضمر ہے۔زکوٰۃ کا یہی تعبدی پہلو ہے جس کے سبب اسلام کے لطیف احساس نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ اہل ذمہ اور اہل کتاب سے اس کی ادائیگی کا مطالبہ کرے۔[15]

---

[13] Al-quran 19:51.

14 Al-zubaydi Muhammad Murtaza Taj al-uroos min jawahir al-qamoos dar al-fikr Beirut, Lebanon 1994, 496/19.

[15] Seyid Kutub shaheed, Al-adalah Al-ijtemaiyah fil Islam, Urdu Translation title Islam main adl-ay-ijtemae translated by Dr. Muhammad Nijat ullah Siddiqi, Islamic publications Lahore, 1995 p344.

انسداد غربت کی ضرورت:

فقر و فاقہ و غربت کسی بھی سوسائٹی کی معاشی و معاشری ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ اسلام کا نظامِ زکوٰۃ و عشر اس رکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ سماج کا ایک حق ہے جو فرد پر واجب ہوتا ہے تاکہ ضرورت مند طبقوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

اسلام کو انسانوں کا فقر و احتیاج میں مبتلا رہنا ناگوار ہے۔ اس لئے اسلام نے یہ اصول طے کر دیا ہے کہ فرد اگر استطاعت رکھتا ہو تو اپنی قوتِ بازو کے بل پر اپنی ضروریات کی تکمیل کا اہتمام کرے اور اگر وہ کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکتا ہو تو اسے سماج کے مال میں سے کفاف دیا جائے۔

اسلام کو یہ بات بہت ناپسند ہے کہ امت کے مختلف افراد کے درمیان اتنا تفاوت پایا جائے کہ کچھ لوگ تو عیش و عشرت کی زندگی گزاریں اور دوسرے لوگ خستہ حال اور پریشان رہیں اور یہ خستہ حالی، مفلسی اور فاقہ کشی کی حد تک جا پہنچے۔ ایسی قوم مسلمان نہیں کہی جا سکتی۔

جنابِ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"ایما اهل عرصة اصبح فيهم امرؤ جائعاً فقد برئت منهم ذمة الله." [16]

"جس بستی میں کسی شخص نے اس حال میں صبح کی وہ رات بھر بھوکا رہا، اس بستی سے (اللہ کی حفاظت و نگرانی کا) وعدہ ختم ہو جاتا ہے۔"

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"لا يومن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه۔" [17]

"تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

---

[16] Al-shebani Ahmad bin Hanbal, Al Musnad, Beirut Lebanon, Al-Maktabah, Al-Islami 1398, Hadith No: 4648.

[17] Nasai Abu Abdul Rehman Ahmad bin Shoaib, Kitab al-Zakat bab fi wajoobe zakat, hadith No: 5019.

واضح رہے کہ اسلام مستحقین کو زکوٰۃ میں سے حصہ پانے کا حق اسی وقت دیتا ہے جب یہ کسبِ مال کی کوشش میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں اور سکے باوجود ان کا کام نہ چلے۔ اس پالیسی کی وجہ یہ ہے کہ اسلام عزتِ نفس اور خود داری کو سب سے اہم چیز سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ اس کا اہتمام کرتا ہے کہ ہر فرد کو روزی کا ایک ایسا ذریعہ حاصل رہے جو اس کے اپنے اختیار میں ہو اور جس کے سلسلہ میں وہ کسی کا، یہاں تک کہ سماج کا بھی ماتحت و دست نگر بننے پر مجبور نہ ہو۔ اس لئے وہ لوگوں کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ محنت کریں اور اس طرح مدد لینے سے مستغنی رہیں۔ اسی لئے اس نے اسلامی ریاست کی اولین ذمہ داری قرار دی ہے کہ ہر فرد کے لئے روزگار فراہم کرے۔[18]

زکوٰۃ کی رقم سے دی جانے والی امداد آخری اجتماعی بچاؤ ہے۔ یہ درحقیقت ایسے افراد کے لئے سماجی تحفظ ہے جو باوجود کوشش کے کچھ نہ کما سکیں یا ضرورت سے کم یا بقدر ضرورت ہی حاصل کر سکیں۔ زکوٰۃ کے ذریعے یہ مقصد بھی حاصل کیا جاتا ہے کہ دولت تمام افرادِ معاشرہ کے درمیان گردش کرتی رہے، تاکہ پیداوار، محنت اور صرف کے درمیان سرمایہ کی گردش موزوں طریقہ پر انجام پاتی رہے۔ یہاں اسلام بیک وقت معاملہ کے دونوں پہلوؤں کی رعایت ملحوظ رکھتا ہے۔ ایک طرف تو یہ خواہش کہ ہر فرد اپنی طاقت بھر کام کرے اور سماجی امداد کا سہارا لے کر بے کار وقت گزاری نہ کرے، اور دوسری طرف اس بات کا لحاظ کہ ضرورت مند کو بقدر ضرورت کے ضروریاتِ حیات کا بار اس کے سر سے ہلکا کر دیا جائے اور اُسے ایک صاف ستھری اطمینان و سکون کی زندگی بسر کرنے کے مواقع فراہم کر دیے جائیں۔ ساتھ ہی وہ اس کے ذریعہ سرمایہ کے موزوں طریقہ پر گردش کرتے رہنے کا اہتمام بھی کرتا ہے۔ زکوٰۃ تعاون اور کفالت باہمی پر مبنی اس معاشرہ کی بنیاد ہے جسے اپنی زندگی کے کسی شعبہ میں بھی سودی نظام کے سہارے کی ضرورت نہیں۔

> اسلام اپنے نظام میں زکوٰۃ کو بنیادی حیثیت دیتا ہے۔ اس نظام میں انفرادی سعی و جہد اور سود سے پاک باہمی تعاون کے ذریعہ زندگی نمو پاتی ہے اور معیشت کی ترقی عمل میں آتی ہے۔

اسلام اپنی تلقین و ترغیب، اپنے قوانین اور اپنے اجتماعی ضوابط کے ذریعہ جس قسم کے تقویٰ ساز، طہارت یافتہ اور صالح سماجی و معاشی ارتقاء کا خواہاں ہے وہ اس نظام کے ڈھانچہ اور اس کے طریقہ نفاذ سے مزاجی مناسبت رکھتا

[18] Seyed Qutub shaheed, Al-adalah Al-ijtemaiyah fil Islam, Urdu Translation title Islam main adl-ay-ijtemae translated by Dr. Muhammad Nijat ullah Siddiqi, Islamic publications Lahore, 1995 p345.

ہے۔ وہ قوانین اور ترغیبات سے مل کر تکمیل پاتا ہے۔ اس میں کفالت باہمی اور ضوابط کے ذریعے بھی عمل میں آتی ہے۔ دونوں طریقے ایک دوسرے کی کمی پوری کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔

الغرض غربت کے انسداد میں اسلامی فلاحی ریاست زکوٰۃ و عشر کا نہایت اہم استعمال کر سکتی ہے، کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے صاحبِ نصاب دولت کی بے جا محبت اور بخل ایسی باطنی و قلبی امراض سے نجات پاتا ہے۔ جس معاشرے میں صاحبِ نصاب و صاحبِ ثروت خود غرض، کنجوس اور بخیل ہوں تو ان کے بخل سے معاشرتی اقدار زوال پذیر ہو جاتی ہیں اور بخل کی وجہ سے کئی دیگر معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں۔

زکوٰۃ و عشر کی وجہ سے معاشرے کا معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے۔ قومی زندگی میں کشادگی و وسعت اور طمانیت و مسرت پیدا ہوتی ہے، مفلوک الحالی و مفلسی اور دست نگری و گداگری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ معاشرے میں سرمایہ داری، سودکاری، جاگیرداری، زمینداری، مزارعت و مضاربت، کرایہ کاری، دستار گیری، ساہوکاری، ایسی سرطانی بیماریوں اور برائیوں کے پیدا ہونے کے امکانات مفقود ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ امن و سلامتی اور آزادی و خوشحالی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ زکوٰۃ تو ایک مؤثر ذریعہ ہے بھوک اور افلاس کو مٹانے کا جو زکوٰۃ کے نظام کے پوری طرح بروئے کار آجانے کے بعد تھوڑے ہی عرصے میں ایسی مٹ جاتی ہے کہ زکوٰۃ لینے کا مستحق ڈھونڈنے سے نہیں ملتا اور تاریخ اس پر شاہد ہے۔

زکوٰۃ دینے والے پر زکوٰۃ کے روحانی اثرات:

بالفاظِ دیگر زکوٰۃ و عشر معاشرتی و معاشی طور جہاں ایک طرف پسے ہوئے افراد کی مالی مدد کر کے فقر و فاقہ، گداگری، خودکشی، غربت، افلاس، بھوک اور ننگ وغیرہ کا تدارک کرتے ہوئے ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کر کے معاشرے کے ان گرے پڑے معذور، محروم الوسائل و مفلوک الحال افراد کو پاؤں پر کھڑا کرتے ہوئے معاشرتی دوڑ میں شریک بنا کر بہت سے معاشرتی و معاشی جرائم کی بیخ کنی کے ساتھ ساتھ فکری و اعتقادی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔ وہاں دوسری طرف وہ معاشرتی و معاشی طور پر خوشحال اور مضبوط افراد یعنی صاحب نصاب کے قلبی و باطنی امراض جیسے بخل، خود غرضی، حب جاہ، حرص، لالچ، حب دنیا، خواہش تکاثر، کنجوسی، فضول خرچی، بے دردی اور بے حسی وغیرہ کی اصلاح کرتے ہوئے تزکیہ نفس کے ساتھ ساتھ تطہیر فکر و تعمیر فکر کا بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔

اس طرح سوسائٹی سے غربت اور معاشی تفاوت کے نتیجے میں ظلم، نفرت، حسد، کینہ، منافقت، عداوت، بغض، غصہ، چوری، ڈکیتی، قحبہ گری، گداگری جیسے معاشرتی و معاشی جرائم کے تدارک کے ساتھ ساتھ طبقاتی نظام کی بیخ کنی کرتے ہوئے ایک متوازن اور اعتدال پر مبنی صالح اور خوش حال معاشرے کے تشکیل کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ جہاں باہمی محبت، الفت، خیر خواہی، ہمدردی و غمگساری، اخوت اور دردِ دل جیسی اعلیٰ معاشرتی و معاشی صفات سے متصف اقدار پروان چڑھتی ہیں اور لوگ آنحضور ﷺ کے اس فرمان کی تفسیر بن جاتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"المسلم اخو المسلم۔"[19]

"مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔"

انسانی زندگی پر غربت وافلاس کے اثرات:

غربت، بے روزگاری اور معاشی زُبوں حالی سے کئی مسائل جنم لیتے ہیں، جن میں گداگری، منشیات کا استعمال، عصمت فروشی، قمار بازی، رشوت ستانی، اسمگلنگ اور خودکشی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ معاشرتی اور معاشی جرائم کسی بھی سوسائٹی کی فلاح و بہبود میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

جرم اور افلاس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ بیماری کی وبا غریبوں کی بستی میں پھوٹتی ہے۔ زندگی کا اوسط بھی غریب آبادی کے لوگوں کا زیادہ نہیں ہوتا۔ شرح اموات بھی اسی طرح نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ دق، سیل، کینسر جیسے موذی امراض اور جنسی بیماریوں کا شکار بھی اسی بستی کے لوگ ہوتے ہیں۔ پیدائش کے بعد مرنے والے بچوں کی تعداد بھی اسی بستی میں زیادہ ملے گی۔

غربت اخلاق و کردار کے لئے بھی کچھ کم خطرناک نہیں۔ کسی غریب اور تنگ دست کو اس کی بدحالی اور محرومی بعض دینی و دنیاوی معاملات میں غیر شریفانہ اور اخلاق سے گراہوا رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ معدے کی آواز ضمیر کی آواز سے زیادہ طاقتور ہے۔

[19] Al-Bukhari abu Abdullah Muhammad bin Ismaeel, Jami al-sahih kitab Al-muzalim wal-gasab Chapter la yazlimul muslim al-muslim wala yaslimuh 128/3, hadith No. 2442.

انسان کے عقیدہ و ایمان اور اخلاق و کردار کے علاوہ غربت انسان کے فکر و فہم کے لئے بھی خطرناک ہے۔ ایک تنگدست آدمی جسے اپنے اہل وعیال کے لئے ضروریاتِ زندگی میسر نہیں کس طرح کوئی گہری بات سوچ سکتا ہے؟ فقر و تنگ دستی عائلی زندگی کے لئے بھی کئی پہلوؤں سے خطرناک ہے۔ عائلی زندگی کی تشکیل میں فقر و فاقہ سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

بعض اوقات عسرت و تنگ دستی میاں بیوی میں تفریق کا باعث بن جاتی ہے۔ اس طرح فقر و فاقہ اکثر اوقات کسی کنبے کے افراد کے باہمی تعلقات کو خراب کر دیتا ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے رشتہ محبت و مؤدت کو منقطع کر دے۔

" فقر و فاقہ سوسائٹی کے امن و سلامتی کے لئے خطرناک ہے۔ آدمی فقر و فاقہ پر اس وقت تو صبر کر لیتا ہے جب یہ وسائل رزق کی کمی اور افراد کی زیادتی سے پیدا ہو گئی ہو، مگر جب اس کا سبب وسائل رزق کی غلط تقسیم اور مال داروں کی غریب طبقہ پر ظلم و زیادتی ہو تو پھر غریب طبقہ میں فقر و فاقہ کے باعث اضطراب و اشتعال پیدا ہوتا ہے اور لوگوں میں باہمی اخوت و محبت کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ "[20]

فقر و فاقہ انسان کے دل میں حب الوطنی اور اس کی نفسیات کو کس قدر متاثر کرتے ہیں؟ اس حوالے سے ڈاکٹر یوسف القرضاوی فرماتے ہیں:

> "فقر و فاقہ و تنگ دستی کسی قوم کی قیادت و سیادت اور اس کی آزادی و استقلال کے لئے بھی حد درجہ خطرناک ہے۔ ایک تنگ دست و بدحال شخص کے دل میں اپنے وطن و قوم کے دِفاع کا جوش و جذبہ بالکل پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا وطن اس کی بھوک دور نہیں کرتا اور اس کی قوم اسے بدحالی و غربت سے نکالنے کے لئے دست تعاون نہیں بڑھاتی۔ علاوہ ازیں فقر و فاقہ انسان کی جسمانی صحت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی نفسیاتی صحت پر اثر انداز ہو کر اس کے

[20] Al- Qarzavi Yousaf, Mushqalat ul fakar wakifa aaliyouha fil islam, translated title Islam or moashi tahafuz translated by Abdul Hameed Siddiqi, al-badar publications Urdu Bazar Lahore 1992, p16.

مزاج میں تنگ دلی، چڑچڑاپن اور غم و غصہ پیدا کر دیتا ہے جو اس کی قوت کار کو کم کر کے اسے معاشی طور پر کمزور کر دیتے ہیں۔"[21]

ڈاکٹر طیب زین العابدین تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں غربت و تنگ دستی کو معاشرتی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیتے ہیں اور سوسائٹی کے دیگر معاشرتی و معاشی مسائل پر بحث اور مذکورہ خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" اسلام غربت کو ایک خطرناک معاشرتی مسئلے کی حیثیت سے دیکھتا ہے جو انسان کو اس کے مذہب سے دور کرنے اور اس کے وقار اور کردار سے سمجھوتہ کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ معاشرے کے امن و استحکام کے لئے یہ ایک ممکنہ خطرہ ہے۔ مقاصد شریعہ غربت کی حالت میں پورے نہیں ہوں گے۔ ان مقاصد کے لئے بنیادی انسانی ضروریات جیسے کھانا، لباس، رہائش اور شادی کی فراہمی ضروری ہوتی ہے تاکہ لوگ مذہب اور اخلاقیات کی حد سے تجاوز کرنے پر مجبور نہ ہوں۔ اسلام نے ریاست کے ساتھ ساتھ کمیونٹی کو بھی معاشرے سے غربت کے خاتمے کی ذمہ داری بنھانے کا حکم دیا ہے۔ قرآن اور سنت رسول ﷺ کا پیغام عمومی حیثیت میں جملہ اوقات اور مقامات کے لئے آتے ہیں اور ان طریقوں اور ذرائع کی نشاندہی کرتے ہیں جن کے ذریعے یہ ذمہ داری نبھانی چاہئے۔ اسلامی مقاصد کا معاشی فلسفہ، بنیادی انسانی ضروریات کی فراہمی کے ذریعے غربت کو ختم کرنا، دولت مندوں اور غریبوں کے مابین فاصلے کو کم کرنا اور انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے زمین کے وسائل کو ترقی دینا ہے، جس کے لئے ہر چیز کو مسخر کر دیا گیا ہے۔ اس کے معاشی فلسفے کی حدود میں غربت کے مسئلے کو دور کرنے کے لئے اسلام نے بہت سے طریقوں کی تشکیل کی ہے۔ ان میں سے کچھ

[21] Al- Qarzavi Yousaf, Mushqalat ul fakar wakifa aaliyouha fil islam, translated title Islam or moashi tahafuz translated by Abdul Hameed Siddiqi, al-badar publications Urdu Bazar Lahore 1992, p20.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

ریاست کی ذمہ داری ہیں جبکہ کچھ کو معاشرے نے پورا کرنا ہے جبکہ کچھ ریاست اور معاشرے دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔"[22]

زکوۃ اسلام کا تیسرا ستون ہے۔ مسلم معاشی ماہرین نے غریبوں کے لئے اس کی معاشی اور معاشرتی اہمیت کو ترجیح دی ہے۔ زکوۃ کا اعلان کرنے کا بنیادی مقصد جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہے۔ جب پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: ان سے کہو کہ اللہ نے ان کے مال پر خیرات کا فیصلہ کیا ہے، ان کے امرا سے لی جائے اور ان کے غریبوں کو دی جائے۔

اللہ نے یہ حکم مسلم حکمرانوں کے سپرد کیا ہے کیونکہ وہ اس کی انجام دہی کے زیادہ اہلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے غربت کے خاتمے میں زکوۃ کے کردار کو کم نہیں کیا جا سکتا۔

غربت انسان کے اعتقادات اور کردار اور سوسائٹی کی سلامتی اور استحکام کے لئے خطرہ ہے۔ اسی لئے معاشرے پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایک صحت مند برادری کے قیام کے لئے ہر ممکن طریقے سے معاشرتی خطرہ کے طور پر غربت کا مقابلہ کرے۔

اسی طرح ڈاکٹر نسیم ایس۔ شیرازی نے معاشرے سے غربت کے خاتمہ میں زکوۃ و عشر کے کردار کا شماریاتی انداز سے ذکر کرتے ہوئے صاف لکھا ہے کہ اس سے 39 فیصد غربت ختم ہو جاتی ہے۔ ان کے بقول:

"تاہم، غربت کے فرق اور غربت کے اقدامات پر اس کا اثر انتہائی نمایاں ہے۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ سب سے کم آمدنی والے حصے میں زکوۃ اور عشر کی شراکت تقریباً 39 فیصد ہے، جو انتہائی حوصلہ افزا ہے۔"[23]

زکوۃ و عشر کی غرض و غایت:

تعلیمات اسلامی کی روشنی میں غربت کے انسداد میں زکوۃ و عشر کا کردار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ:

---

[22] Institute of Policy Studies Islamabad, Poverty alleviation in Pakistan. Article entitled: Intstitution of Zakah and the Muslim world by Dr. Tayyeb Zain-ul-Abidin, Shirkat Printing Press, Lahore, 1997, P: 296-297.

[23] Institute of Policy Studies, "Poverty Alleviation in Pakistan." Article entitled: "The impact of Zakah and Ushr", By Dr. Nasim S. Shirazi, Shirkat Printing Press, Lahore 1997, P: 345.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

(۱) آنحضور ﷺ نے ریاست مدینہ کی تشکیل کے بعد زکوٰۃ کی شکل میں امداد باہمی، مؤاخات و مؤاسات کا ایک ایسا نظام قائم کیا جس کے ذریعے سے تمام شہریوں کو بنیادی ضروریات کی ضمانت دی گئی۔ اسلامی حکومت نے ابتداء ہی سے زکوٰۃ و عشر کے نظام کو عملاً قائم کیا۔ آبادی کی مردم شماری کی، ناداروں کے رجسٹر بنائے، ہر ضرورت مند کو سرکاری وظیفے دیے اور تھوڑے ہی عرصے میں یہ حال ہو گیا کہ بقول مؤرخ طبری زکوٰۃ دینے والے تو ہر طرف تھے، مگر زکوٰۃ و عشر لینے والے نہ ملتے تھے۔

(۲) زکوٰۃ و عشر دولت کی تقسیم میں غیر فطری عدم مساوات کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس ذریعے سے امیروں کی دولت غریبوں کی طرف منتقل ہوتی ہے اور اس طرح تقسیم دولت صحت مند بنیادوں پر واقع ہوتی ہے۔

(۳) زکوٰۃ کا ایک معاشی کردار یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے سے دولت خود بخود سرمایہ کاری کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اگر اسے ذخیرہ کیا جائے تو ۴۰ سال میں وہ آپ سے آپ ختم ہو جائے گی۔ اس لئے اس کا فطری تقاضا یہ ہوتا ہے کہ دولت کو روک کر رکھنے کی بجائے کاروبار میں لگایا جاتا ہے اور اس سے معاشی ترقی رونما ہوتی ہے۔

(۴) زکوٰۃ جہاں ایک طرف پیداواری عمل کو تیز کرتی ہے تو وہیں دوسری طرف عوام میں قوت خرید کا اضافہ بھی کرتی ہے۔ اس طرح یہ معیشت میں معاشی توازن قائم کرنے کا ایک خودکار آلہ بن جاتی ہے۔

(۵) زکوٰۃ ایک انقلابی معاشی تصور ہے اور یہ حقیقت بڑی افسوس ناک ہے کہ خود مسلمانوں نے ابھی تک اس کے ہمہ جہتی معاشی پہلوؤں کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ اگر اس کے معاشی فوائد پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ زکوٰۃ پورے نظامِ معاش کی قلب ماہیت کر دیتی ہے۔ اسے صحت مند اور انسانی بنیادوں پر قائم کرتی ہے اور ایک ایسا نظام قائم کرتی ہے جس میں جدوجہد کے دروازے سب کے لئے کھلے ہوں اور زندگی کی نعمتیں تمام انسانوں کے لئے عام ہوں۔

زکوٰۃ و عشر کا حقیقی اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کا دِل دنیا کی حرص سے پاک ہو کر نیکی اور تقویٰ کے کاموں کے لئے تیار ہو جائے۔ قرآن میں ہے:

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

"وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى، الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى۔"[24]

"اس شخص کو جہنم سے دور رکھا جائے گا جو خدا سے ڈرنے والا ہو اور اپنے تزکیہ کی خاطر دولت دوسروں کو دیتا ہو۔"

گویا زکوٰۃ کی اصل غایت دل کی پاکی اور نفس کا تزکیہ ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دنیا کی محبت ہی وہ چیز ہے جو خدا پرستی کی اصل دشمن ہے اور جو انسان کو خدا اور آخرت سے بے گانہ بنا کر رکھ دیتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

"حب الدنیا رأس کل خطیئة." [25]

"دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔"

دنیا کی محبت مختلف شکلوں میں آسکتی ہے لیکن اس کی سب سے معروف اور خطرناک شکل دولت کی محبت ہے، آپ ﷺ کا قول ہے:

"لکل أمة فتنة و فتنة أمتی المال"[26]

"ہر امت کی کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی وہ آزمائش، مال ہے۔"

اگر آدمی اپنے آپ کو اس فتنے کی گرفت سے بچالے تو اور بہت سے برائیوں سے بچ سکتا ہے اور اچھائیاں نشوونما پاسکتی ہیں۔ خود زکوٰۃ کے لفظی معنی بھی پاکیزگی اور نمو کے ہیں۔ گویا اس طرح نفس میں پاکیزگی آتی ہے اور صفات حسنہ کی قوتِ نمو میں اضافہ ہوتا ہے۔

زکوٰۃ و عشر کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ملت کے نادار افراد کی مدد کی جائے تاکہ ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"إن الله افترض علیهم صدقه توخذ من اغنیائهم فترد الی فقراءهم۔"[27]

---

[24] Al-Quran 92:17-18.

[25] Al-Tirmidhi, Abu Isa Muhammd bin al-Sunan, Kitab al-Zuhud un Raool ullah (P.B.U.H), Chapter Maja-al-fitnatu hazihill umah fil mall (569/4), Hadith No: 2336.

[26] Al-Tirmidhi, Abu Isa Muhammd bin al-Sunan, Kitab al-Zuhud un Raool ullah (P.B.U.H), Chapter Maja-al-fitnatu hazihill umah fil mall (54/2).

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لی جائے اور غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا ایک خالص اجتماعی اور معاشی پہلو بھی ہے اور اس کے بغیر زکوٰۃ کا اسلامی پہلو مکمل نہیں ہوتا۔

قرآن کریم میں ''زکوٰۃ'' کا تذکرہ:

غربت کے انسداد میں زکوٰۃ کے کردار کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے تقریباً سولہ آیات میں زکوۃ کو نماز کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس امر کے ایک ساتھ تذکرہ میں کیا حکمت ہے؟ حالانکہ نماز اور زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے ایسے اعمال واخلاق موجود ہیں جن کا وجود معیاری مومن و مسلم بننے کے لئے ضروری ہے۔ اس کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس نے ان دونوں کو اچھی طرح ادا کر لیا اس نے گویا پورے دین پر عمل کرنے کی پکی ضمانت اور عملی شہادت فراہم کر دی۔ مزید براں نماز حقوق اللہ کا مغز ہے اور زکوٰۃ حقوق العباد کا۔ یوں نماز اور زکوٰۃ انسان کو خدا پرست اور آخرت پسند بنانے کی سب سے زیادہ مؤثر تدبیریں ہیں: ایک ایجابی طور پر اور دوسری سلبی طور پر۔ نماز انسان کو خدا اور آخرت کی طرف لے جاتی ہے اور زکوٰۃ اسے دنیا کی طرف لڑھک جانے سے محفوظ رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور مخلوقِ خدا کی خدمت کا راستہ اگر کڑی چڑھائی کا راستہ ہے تو یہ دونوں چیزیں اس راستے پر سفر کرنے والے انسانی عمل کی گاڑی کے دو انجن ہیں۔ نماز کا انجن اسے آگے سے کھینچتا ہے اور زکوٰۃ کا انجن اسے پیچھے سے دھکیلتا ہے اور اس طرح گاڑی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یوں غربت کا خاتمہ ہوتا ہے اور معاشرتی و معاشی ارتقاء میں حسن و نکھار پیدا ہوتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں ''زکوٰۃ'' کا تذکرہ:

معاشرے سے غربت وافلاس سمیت دیگر معاشرتی و معاشی مسائل اور جرائم کے تدارک میں زکوٰۃ و عشر کا بڑا کردار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں بھی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے اعلیٰ درجات کا ذکر بکثرت آیا ہے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید آئی ہے۔ مثلاً نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[27] Al-Bukhari abu Abdullah Muhammad bin Ismaeel, Jami al-sahih kitab al-Zakat, Hadith No: 1462.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

"من آتاه الله مالا فلم يؤد زكاة ماله مثل له ماله يو م القيامة شجاعا اقرع، له زبيبتان، يطوقه يوم القيامة، ثم يأخذ بلهزمتيه (يعنى بشدقيه) ثم يقول: انا مالك، انا كنزك، ثم تلا: "ولا يحسبن الذين يبخلون."[28]

"جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا مال قیامت کے دِن اس کے لئے سانپ کی شکل میں ظاہر کیا جائے گا، وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں کو اپنے منہ میں لے لے گا، یعنی اسے کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

"ولا يحسبن الذين يبخلون الايه"

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو عورتوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن دیکھے تو ان سے پوچھا کہ ان کی زکوٰۃ دیتی ہو یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ منظور ہے کہ اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی زکوٰۃ دیا کرو۔[29]

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

" اذا اديت زكاة مالك فقد اذهبت عنك شره-"[30]

"جب آپ نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنے سے اُس کے شر (برائی) کو دور کر لیا۔"

ابو مالک الاشعری ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"والصلوٰة نور والزكوٰة برهان-"[31]

نماز نور اور زکوٰۃ دلیل ہے۔

---

[28] Al-Bukhari abu Abdullah Muhammad bin Ismaeel, Jami al-sahih kitab al-Zakat, Hadith No. 1403.

[29] Al-Tirmidhi, Abu Isa Muhammd bin al-Sunan, Kitab al-Zakah, Hadith No: 637.

[30] Ibn Khuzaimah, Abu Bakar Muhammad Bin Ishaq al-sulami "Sahih ibn Khuzaimah" Al-Maktabah al-Islami Beirut Lebanon 1985, 13/4.

[31] Nasai Abu Abdul Rehman Ahmad bin Shoaib, Kitab al-Zakat bab fi wajoobe zakat, hadith No: 2439.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

دیگر کثیر آیات واحادیث میں زکوٰۃ کی ترغیب دی گئی ہے جبکہ زکوٰۃ نہ دینے پر سخت وعیدیں بھی سنائی گئی ہیں۔ قرآن وحدیث میں زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل بیان کرکے اس بات کی ترغیب وتحریص دلائی گئی ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والا خوش دلی کے ساتھ خدا کی راہ میں مال خرچ کرے تاکہ اس میں سخاوت کا ملکہ پیدا ہو اور ساتھ ہی اسے تزکیۂ نفس حاصل ہو۔ اسی طرح زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کی مذمت کے ساتھ ان کو اخروی عذاب کی وعید بھی سنائی گئی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے احساس کے ساتھ اسے اس حقیقت سے آگاہ کرنا مقصود ہے کہ وہ چیز جسے وہ بچا بچا کر رکھتا ہے اور حکم کے باوجود خرچ نہیں کرتا، وہی چیز آخرت میں اس کے لئے اذیت اور عذاب کا موجب بن جائے گی۔ وہی مال ودولت اور جانور اسے کاٹیں گے اور کچلیں گے جن کی زکوٰۃ اس نے ادا نہیں کی تھی۔

معاشرے میں عزت دار فقراء اور مساکین عام طور پر پہچانے نہیں جاتے جب تک کہ کوئی قریبی واقف حال ان کے بارے میں آگاہ نہ کرے۔ فقراء ومساکین میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کے پاس رہنے کو مکان تو ہو لیکن گزراوقات کے لئے کافی آمدنی نہ ہو۔

بایں ہمہ ایسے قابل افراد زکوٰۃ کے مستحق نہیں جو جان بوجھ کر بے کار رہ رہے ہوں، کیونکہ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینے کا مطلب معاشرے میں نکھٹو لوگوں کا ایک طبقہ پالنے کے مترادف ہوگا۔

غرباء کے لیے امداد کی صورتیں:

یہاں یہ بات اہم ہے کہ شریعت نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ فقراء اور مساکین کو زکوٰۃ کی اتنی مقدار دی جائے کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ معذوروں اور نابالغ بچوں کو چھوڑ کر باقی لوگوں کے لئے کوئی مستقل ذریعہ آمدنی پیدا کر دینا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ ان کو ہر سال زکوٰۃ کی مد سے نوازا جائے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص دستکاری کے قابل ہو تو اسے دستکاری کے ضروری اوزار لیکر دے دیے جائیں۔ اور اگر کوئی زراعت کر سکتا ہو تو اسے کاشت کے قابل زمین اور آلاتِ کاشتکاری لے کر دے دیے جائیں۔ اسی طرح بیوہ عورتوں کو بھی گھریلو دستکاری کا وسیلہ فراہم کیا جاسکتا ہے۔

زکوٰۃ فنڈ سے ایسی بڑی بڑی صنعتیں لگائی جاسکتی ہیں جن میں مستحقین زکوٰۃ، لیکن کام کے قابل کار لوگوں کو ملازمت مل سکے۔ ایسی صنعتوں کے منافع کو انہیں مستحقین کے نام منتقل کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے قائم کی گئی صنعتوں کی ملکیت مستحقین زکوٰۃ کو منتقل کر دی جائے تاکہ آئندہ سال وہ زکوٰۃ لینے کی بجائے زکوٰۃ دینے والے بن سکیں۔

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

غرض کہ دورِ جدید کی بنیادی ضروریات، رہائش، لباس، خوراک، طبّی سہولتیں، تعلیم وغیرہ پوری کرنے کے لئے جس قدر کم سے کم آمدنی کی ضرورت ہو، وہ زکوٰۃ فنڈ اور عشر سے لوگوں کی ایسی مدد کو بطورِ امانت مہیا کی جائے تاکہ وہ بنیادی معیارِ زندگی کو قائم رکھ سکیں۔

نظامِ زکوٰۃ و عشر بطور کفالت اجتماعیہ:

غربت کے انسداد میں زکوٰۃ و عشر کے کردار کو سوشل سیکورٹی یا سوشل ویلفیئر سکیم کا نعم البدل قرار دیا گیا ہے، جو ریاست کے ہاتھوں قائم ہوتی ہے۔ بقول پروفیسر خورشید احمد:

> ''زکوٰۃ سماجی فلاح کی ایک سکیم ہے۔ جس کے نظام کو ریاست کے ہاتھوں قائم کیا جاتا ہے۔ معاشی قانون سازی اور عدلیہ کی طاقتوں کے ذریعے ریاست عدل اجتماعی قائم کرتی ہے جس کا کوئی وارث نہیں اس کی ریاست وارث ہے اور جس کا کوئی ولی نہیں، اس کی ریاست ولی ہے۔ ناداروں، اپاہجوں اور محتاجوں کی مدد ریاست کا فرض ہے اور یہ بھی اس کی ذمہ داری ہے کہ تمام شہریوں کو ان کی بنیادی ضرورتیں فراہم کرے۔''[32]

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''السلطان ولی من لا ولی له''[33]

''حکومت ہر اس شخص کی (دست گیر و مددگار) ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

''من ترك كلا فالينا''[34]

''یعنی جس مرنے والے نے ذمہ داریوں کا کوئی بار (مثلاً قرض یا بے سہارا کنبہ) چھوڑا ہو وہ ہمارے ذمے ہے۔''

---

[32] Khursheed Ahmad Professor, Islami Nazriya Hayat, Department of publications and translations, Karachi University Karachi 1986, p463.

[33] Al-Sijistani, Abu Dawud, Sulayaman Bin Ashath, "Al-Sunan" kitab Al-Nikah, bab maja fil walli. vol. 2, Dar ul Kutub Al-Arabi Beirut, Hadith No.2083.

[34] Al-Hindi Ali al- Mutaqi kanz al ummal, 124/2, Hadith No:4019.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

تقابلی جائزہ:

غربت کے انسداد میں زکوٰۃ و عشر کے خوب صورت اور متوازن کردار کی بدولت اسلامی فلاحی ریاست کا معاشی نظام دنیا کے دیگر مروجہ نظاموں سے افضل، اعلیٰ اور برتر قرار پاتا ہے۔ اسی نقطہ نظر کی تائید پروفیسر خورشید احمد نے یوں کی ہے:

> ''اس کی اصل خصوصیت یہ ہے کہ اس کا مرکزی تصور انسان اور اس کی معاشی اور اخلاقی فلاح ہے۔ وہ معاشی ترقی کو اعلیٰ ترین مدارج تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ سماجی انصاف، آزادی اور اخلاقی ترقی کو اولین اہمیت دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا معاشی نظام سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں سے اپنے مقصد، اپنے مزاج اور اپنے اصولوں کے اعتبار سے مختلف ہے اور ہر حیثیت سے ان سے اعلیٰ اور برتر ہے۔''[35]

زکوٰۃ جہاں حب مال کو کم کرتی ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے اور مال قربان کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے، وہیں معاشی نقطہ نظر سے یہ سماجی فلاح کی ایک ہمہ گیر اسکیم ہے، جس کے ذریعہ ملک وملت اور نادار افراد کی مدد کی جاتی ہے اور انہیں زندگی کی جدوجہد میں برابر کی شرکت کے لائق بنایا جاتا ہے۔ سرمایہ دارانہ ذہنیت یہ بات پیدا کرتی ہے کہ ہر شخص کی دولت صرف اسی کے لئے ہے اور معاشی دوڑ میں جو پیچھے رہ جائے اور جو گر جائے اُسے فنا ہو جانا چاہئے۔ کشمکش حیات میں زندہ رہنے کا حق صرف اسی کو ہے جو مسابقت میں دوسروں سے بڑھ جائے۔ اسلام اس ذہنیت کی نفی کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے: جو کچھ تم کماتے ہو وہ صرف تمہاری محنتوں کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ اس میں فطرت کی بے شمار قوتیں شریک کار ہیں۔ نیز پورا معاشرہ ہزاروں طریقے پر تمہارا معاون و مددگار ہے۔ اس لئے تمہارے مال میں تمہارے علاوہ دوسروں کا بھی حق ہے۔ اسلامی فلاحی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ معاشی دوڑ میں جو پیچھے رہ جائے اُسے سہارا دے اور آگے بڑھائے۔ جو معاشرہ کمزوروں کی مدد نہ کرے، ناداروں کو سہارا نہ دے اور گرتوں کو تھام نہ لے وہ انسانی معاشرہ کہے جانے کا مستحق نہیں۔ اسلام نظامِ زکوٰۃ کے ذریعے سے معیشت کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرتا ہے اور اس میں امداد باہمی کی روح کو جاری وساری کر دیتا ہے۔

[35] Khursheed Ahmad Professor, Islami Nazriya Hayat, p464.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 1-19
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar1

خلاصہ بحث:

اسلامی فلاحی ریاست غربت کے انسداد میں زکوٰۃ و عشر کو بہت اہمیت دیتی ہے ۔ جہاں ایک طرف معاشرتی و معاشی طور پر پسے ہوئے افراد کی مالی مدد کر کے فقر و فاقہ ، گداگری، خودکشی، غربت، افلاس، بھوک اور ننگ وغیرہ کا تدراک کرتی ہے وہیں زکوٰۃ و عشر معاشرے کے گرے پڑے معذور، محروم الوسائل اور مفلوک الحال افراد کی ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کر کے انہیں پاؤں پر کھڑا کرتے ہوئے معاشرتی دوڑ میں شریک بنا کر بہت سے معاشرتی و معاشی جرائم کی بیخ کنی کرتی ہے، علاوہ ازیں اُن کی فکری و اعتقادی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔ جبکہ دوسری طرف وہ معاشرتی و معاشی طور پر خوش حال اور مضبوط افراد کی قلبی و باطنی امراض جیسے بخل، خود غرضی، حب جاہ، حرص، لالچ، حب دنیا، کنجوسی، فضول خرچی، بے دردی اور بے حسی وغیرہ کی اصلاح کرتے ہوئے تزکیہ نفس کے ساتھ ساتھ تطہیر و تعمیر فکر کا بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔ اس طرح سوسائٹی سے معاشرتی و معاشی تفاوت کے نتیجے میں ظلم، نفرت، حسد، کینہ، منافقت، عداوت، بغض، غصہ، چوری، ڈکیتی، قحبہ گری، گداگری، ایسے معاشرتی و معاشی جرائم کے تدارک کے ساتھ ساتھ طبقاتی نظام کی بیخ کنی کرتے ہوئے ایک متوازن اور اعتدال پر مبنی صالح اور خوش حال معاشرے کی تشکیل کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)